Gmail by Google

Darul ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

ZIKAR BIL JEHER

Abdus Salam <salamfrt@yahoo.com>
Reply-To: Abdus Salam <salamfrt@yahoo.com>
To: "daruliftadarululoom@gmail.com" <daruliftadarululoom@gmail.com>

7 December 2013 14:45

zikar.inp
11K

بسمہ تعالی

اسلام علیکم ورحمتہ اللہ

کیا فرماتے ہیں۔مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زکر بالجہر انفرادی اوراجتماعی مسجد کے اندر قرآن وسنت سے ثابت ہے کہ نہیں۔برائے مہربانی مسئلہ بمع حوالہ کے ساتھ ارسال فرمادیں۔

المستفتی۔عبدالسلام

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۰۰/۵۹
مورخہ

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیا

ذکر میں اصل اخفاء اور سر ہے، اور چند شرائط کے ساتھ ذکر میں جہر بھی ثابت ہے، اور جائز ہے، ذیل میں ملاحظہ ہو:

واذكر ربك في نفسك(أي سرا) تضرعا (تذلل)ا وخيفة (خوفا منه و فوق السر) دون الجهر من القول(أي قصدا بينهما) بالغدو والآصال (أوائل النهار وأواخره) ولا تكن من الغافلين (عن ذكر الله) (جلالين)

واختار بعض المحققين أن المراد دون الجهر البالغ أو الزائد على قدر الحاجة فيكون الجهر المعتدل والجهر بقدر الحاجة داخلا في المامور به فقد صح ما يزيد على عشرين حديثا في أنه صلى الله عليه و سلم كثيرا ما كان يجهر بالذكر وصح عن أبي الزبير أنه سمع عبد الله ابن الزبير يقول : كان رسول الله صلى الله عليه و سلم إذا سلم من صلاته يقول بصوته الاعلى لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير لا حول ولا قوة إلا بالله ولا نعبد إلا إياه له النعمه وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون وهو محمول على اقتضاء حاجة التعليم ونحوه لذلك وما في الصحيحين من حديث أبي موسى الأشعرى قال : كنا مع النبي صلى الله عليه و سلم وكنا إذا اشرفنا على واد هللنا وكبرنا وارتفعت اصواتنا فقال النبي صلى الله عليه و سلم: يا ايها الناس اربعوا على أنفسكم فانكم لا تدعون اصم ولا غائبا انه معكم أنه سميع قريب محمول على أن النهى المستفاد التزاما من أمر اربعوا الذى بمعنى ارفقوا ولا تجهدوا أنفسكم مراد به النهى عن المبالغة في رفع الصوت وبتقسيم الجهر واختلاف اقسامه في الحكم يجمع بين الروايتين المختلفتين عن الأمام أبي حنيفة وما ذكر في الواقعات عن ابن مسعود من أنه رأى قوما يهللون برفع الصوت في المسجد فقال : ما اراكم إلا مبتدعين حتى أخرجه من المسجد لا يصح عند الحفاظ من الأئمة المحدثين وعلى فرض صحته هو معارض بما يدل على ثبوت الجهر منه رضى الله تعالى عنه مما رواه غير واحد من الحفاظ أو محمول على الجهر البالغ وخبر خير الذكر الخفى وخير الرزق أو العيش ما يكفى صحيح وعزاه الأمام السيوطى إلى الأمام احمد وابن حيان والبيهقي عن سعد ابن أبي وقاص وعزاه أبو الفتح في سلاح المؤمن إلى أبي عوانه

Scanned by CamScanner

فی مسنده الصحیح أیضا وهو محمول علی من کان فی موضع یخاف فیه الریاء او الأعجاب أو نحوهما وقد صح أیضا أنه علیه الصلاة و السلام جهر بالدعاء وبالمواعض لکن قال غیر واحد من الأجلة : أن اخاء الدعاء افضل وحد بالجهر علی ما ذکره ابن حجر الهیتمی فی المنهج القویم أن یکون بحیث یسمع غیره والأسرار بحیث یسمع نفسه وعند الحنفیه فی روایة ادنی الجهر اسماع نفسه وادنی المخافتة تصحیح الحروف وهو قول الکرخی (روح المعانی)

بآواز بلند ذکر وغیرہ کے جائز ہونے کے لئے ضروری ہے کہ:

(۱) اس سے کسی عبادت گزار کی عبادت میں خلل واقع نہ ہو۔

(۲) آرام کرنے والے کے آرام میں خلل واقع نہ ہو۔

(۳) کسی بیمار کو اس سے تکلیف لاحق نہ ہو۔

(۴) شرعی نقطہ نظر سے ذکر بالجہر (بآواز ہونے) یا اس کے لئے اجتماع کو ضروری یا زیادہ ثواب کا موجب نہ سمجھا جائے۔

(۵) جہر مفرط نہ ہو، یعنی بہت زیادہ تیز آواز میں نہ ہو، جس سے ذاکر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالے۔

اگر یہ شرائط موجود ہوں، تو اس صورت میں بآواز بلند ذکر وغیرہ جائز ہے، خواہ انفراد اہو، یا کسی مصلحت کی بناء پر اجتماعا ہو، جیسا کہ صوفیاء کرام کے ہاں ہوتا ہے، اور اگر یہ شرائط موجود نہ ہوں، تو جائز نہیں۔

یہ تو ذکر کا اصولی حکم ہے، لیکن آج کل بعض سلاسل میں اجتماعی ذکر کا جو طریقہ کار چل رہا ہے، اس میں عموماً متعدد مفاسد پائے جاتے ہیں، اور مذکورہ شرائط کا خیال نہیں رکھا جاتا، مثلاً ذکر بالجہر میں افراط سے کام لیا جاتا ہے، اس کو مقصود اصلی سمجھا جاتا ہے، جو اسطرح ذکر نہ کرے، یا سرًا یا انفرادًا ذکر کرے، اس کو کم تر سمجھا جاتا ہے، اور سب سے بڑا مفسدہ یہ پایا جاتا ہے کہ ذکر میں جہر اور اجتماع کو زیادہ باعثِ خیر وثواب سمجھا جاتا ہے، بلکہ اجتماع کو لازم سمجھا جاتا ہے، اور جو اس میں شریک نہ ہو اس پر طعن وتشنیع کی جاتی ہے، تو ان مفاسد کے ساتھ ایسا اجتماعی ذکر کرنا اور کرانا جائز نہیں۔ واللہ تعالی اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی ۱۴

۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

۱۲ جنوری ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح

مفتی بجامعۃ دار العلوم کراچی

۱۴۳۵/۳/۱۷

دار الافتاء

فتوی نمبر ۱۰۰/۱۵۹

مورخہ ۱۴۳۵/۳/۱۸ھ

۲۰۱۴/۱/۲

Scanned by CamScanner